سوال

(404) مہر موجل اور اس میں زکوۃ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کے حق مہر کو موجل کرنا درست ہے؟ نیز کیا اس پر زکوۃ واجب ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مہر موجل جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَوفوا بِالعُقودِ ١ ... سورة المائدة

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! عہد پورے کرو۔"

اور عقد کو پورا کرنا عقد اور جو اس کے ساتھ شرط لگائی گئی ہو اس کو پورا کرنے پر مشتمل ہے کیونکہ عقد میں مشروط عقد کی شرائط میں سے ہے۔ جب انسان سارے یا بعض حق مہر کے موجل ہونے کی شرط لگائے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس نے حق مہر کا کوئی وقت مقرر کیا ہے تو وہ اس وقت کے پورا ہونے پر واجب ہو جائے گا اور اگر اس نے حق مہر کو موجل نہیں کیا تو وہ طلاق کے ساتھ جدائی یا نکاح کے فسخ ہونے یا شوہر کی موت کے ساتھ واجب ہو جائے گا۔ اور اس میں مہر موجل میں سے زکوۃ ادا کرنا عورت کے ذمہ واجب ہوگا، اگر اس کا خاوند مالدار ہو۔ اور اگر وہ فقیر و تنگ دست ہے تو عورت پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

اور اگر لوگ اس مسئلہ یعنی مہر موجل کے مسئلہ پر عمل کر لیا کریں تو اکثر لوگوں کے لیے شادی کرنا آسان ہو جائے۔ اور عورت اگر عقل و شعور کی مالک ہے تو اس کے لیے حق مہر میں تاخیر کو قبول کر لینا جائز ہے لیکن اگر اس کو مجبور کیا جائے یا اگر وہ حق مہر میں تاخیر کو قبول نہ کرے تو اس کو طلاق کی دھمکی دے تو اس صورت میں حق مہر ساقط نہیں ہوگا۔ کیونکہ عورت کو حق مہر ساقط کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[عورتوں کے لیے صرف](#)

صفحہ نمبر 346

محدث فتویٰ